حَوْض کوثر، قیامت کے مواقف میں سے ایک ہے

<"xml encoding="UTF-8?>

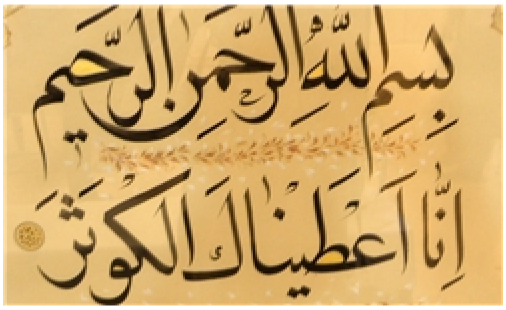

حَوْض کوثر، قیامت کے مواقف میں سے ایک ہے۔

حدیث ثقلین اور دیگر احادیث کی روشنی میں قیامت کے دن قرآن و اہل بیتؑ اسی حوض کے کنارے پیغمبر اکرمؐ کے حضور وارد ہونگے اور پیغمبر اکرمؐ اپنی امت میں سے ہر مؤمن کے ساتھ اسی حوض کے کنارے ملاقات فرمائیں گے۔ شیعہ اور اہل سنّت احادیث کے مطابق حضرت علیؑ اسی حوض کے ساقی ہیں اسی لئے آپ کا ایک لقب بھی ساقی کوثر ہے۔

حوض کا معنی اور اس کا استعمال
"حوض" عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کا معنی پانی کے اکھٹے کرنے کی جگہ کے ہیں جسے پانی کو محفوظ کرنے کیلئے زمین کے اندر کھود کر یا زمین کے اوپر دیواریں کھڑی کر کے بنایا جاتا ہے۔ [1] جدید منابع میں اسے برکہ یا تالاب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[2]

ذوالحوضین

ظہور اسلام سے پہلے حج کے مراسم میں چمڑے کے قابل حمل حوضوں کا سراغ ملتا ہے جسے ہاشم اور حاجیوں کو پانی پلانے کے ذمہ دار لوگ بناتے تھے۔ [3] شاید اسی وجہ سے ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب کو ذوالحوضین کا لقب دیا جاتا تھا۔[4]

حوضِ پیغمبر اکرم
لفظ حوض کو پیغمبر اکرمؐ کے نام مبارک کے ساتھ مختلف تاریخی منابع میں دیکھا جا سکتا ہے۔[5] تاریخی منابع میں نقل ہوئی ہے کہ رسول اکرمؐ قیامت کے دن اپنی امت کے مؤمنین سے اسی حوض کے کنارے ملاقات فرمائیں گے۔[6]

قرآن اور تفاسیر میں حوض کا تذکرہ
لفظ "حوض" اور اس کے دیگر مشتقات قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔لیکن بعض مفسرین نے سورہ کوثر کی پہلی آیت میں لفظ کوثر کو حوض کوثر یا حوض پیغمبرؐ سے تعبیر کیا ہے،[7] جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور

شہد سے زیادہ میٹھا اور گوارا ہے۔[8]

إِنَّا أَعْطَينَاک الْکوْثَرَ[9]

احادیث میں حوض کا تذکرہ

علماء نے حوض سے متعلق احادیث کو متواتر اور حوض کوثر کے وجود پر اعتقاد رکھنے کو ایمان کی شرائط میں سے شمار کیا ہے۔[10]

ابن بابویہ (شیخ صدوق)،[11] نے حوض کوثر کے وجود پر ایمان رکھنے کو شیعہ امامیہ کے اعتقادات میں سے شمار کیا ہے۔

بَقی بن مَخلد قُرطبی (متوفی ۲۷۶) نے حوض کوثر سے متعلق روایا کو اپنی کتابوں میں "مارُوی فی الحوض و الکوثر" کے عنوان سے جمع کیا ہے۔ ابوالقاسم ابن بَشکوال (متوفی ۵۷۸) نے بھی اس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے۔

عبدالقادربن محمد عطا صوفی نے ان دو کتابوں کو "حوض اور کوثر" سے متعلق احادیث کو "مرویات الصحابہ رضی اللہ عنہم فی الحوض و الکوثر" کے عنوان سے (مدینہ ۱۴۱۳) منتشر کیا ہے۔

حوض کوثر کی وسعت

اس حوض کی وسعت اور اس کے کنارے مؤمنین کو پلائے جانے والے جاموں کی تعداد کے بارے میں قدیم اسلامی منابع میں تفصیلات آئی ہیں۔[12] پیغمبر اکرمؐ سے مروی بعض روایات میں اس حوض کی وسعت کو "عَدَن" سے "عَمان" یا کعبہ سے بیت المقدس یا صنعا سے بُصری اور اس کے کنارے پلائے جانے والے جاموں کی تعداد کو ستاروں سے زیادہ بتائی گئی ہے۔[13]

حوض کوثر کے ساقی اور یہاں آنے والے لوگ

شیعہ اور اہل سنّت روایات کے مطابق حضرت علیؑ ہی ساقی کوثر ہیں، [14] اور پیغمبرؐ کے اعوان و انصار [15] آپ کے ساتھ اس حوض کے کنارے موجود ہوتے ہیں۔

حدیث ثقلین کے مطابق قرآن و عترت پیغمبرؐ قیامت کے دن پیغبر اکرمؐ کے حضور وارد ہونگے۔[16]

اسلامی منابع میں امام علی علیہ‌السلام حوض کوثر کے کنارے پیغمبر اکرم کے حضور وارد ہونے والوں میں سب سے پہلی شخصیت جانا گیا ہے۔[17] اور آپؑ منافقوں کو یہاں آنے سے روکیں گے۔[18]

حوض کوثر سے محروم افراد

حدیثی نبوی کے مطابق وہ افراد جو پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد دین میں بدعت گزاری کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں حوض کوثر پر آنے نہیں دی جائے گی۔[19] اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے حضورؐ پر ایمان نہیں لایا وہ بھی قیامت کے دن حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔[20]

حوالہ جات

محمد بن محمد زَبیدی، تاج العروس من جواہرالقاموس، ذیل واژہ حوض؛ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری،

منتهی الارب فی لغه العرب، ذیل واژه حوض،
دهخدا، ذیل واژه
احمد بن عبدالوهاب نویری، نهایه الارب فی فنون الادب، ج١٦، ص٣٦؛مجلسی، بحار الانوار، ج١۵، ص٣٨
محمد بن محمد زَبیدی، تاج العروس من جواهرالقاموس، ذیل واژه حوض؛ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری، منتهی الارب فی لغه العرب، ذیل واژه حوض،
طوسی، التبیان فی التفسیر القرآن، ذیل کوثر، آیه١؛ محمد بن احمد قرطبی، تفسیر القرطبی، ذیل کوثر: آیه ١
احمد بن محمد میبدی، کشفالاسرار و عدهالابرار، ذیل کوثر، آیه١؛ محمد بن شاه مرتضی فیض کاشانی، تفسیرالصافی، ذیل کوثر، آیه ١
احمد بن محمد میبدی، کشف الاسرار و عدةالابرار، ذیل آیه؛ حسین بن علی ابوالفتوح رازی، تفسیر روح الجِنان و روح الجَنان، ذیل آیه؛ محمد بن احمد قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ذیل آیه؛ محمد بن شاه مرتضی فیض کاشانی، تفسیرالصافی، ذیل آیه،
عبدالرحمان بن ابیبکر سیوطی، ذیل کوثر، آیه١، الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور، سیوطی، ذیل کوثر، آیه١
سوره کوثر، آیت 1
محمد بن محمد غزالی، احیاءعلوم الدین، ج١، ص١٢۵؛ یحیی بن شرف نووی، صحیح مسلم بشرح النووی، ج١۵، ص۵٣؛ محمد عبدالرووف بن تاج العارفین مُناوی، فیض القدیر: شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیرالنذیر، ج٣، ص۵٢٨
ابن بابویه، الاعتقادات، ج١، ص٦۵،
ابن حنبل، مسندالامام احمدبن حنبل، ج٢، ص١٦٢ـ١٦٣؛ ابن بابویه، الاعتقادات، ج١، ص٦۵؛ ه مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ج٧، ص٦۵؛ عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیرالنذیر، ج١، ص۵٨١
ابن حنبل، مسندالامام احمدبن حنبل، ج٢، ص١٦٢ـ١٦٣؛ بَقی بن مَخلد، ماروی فی الحوض و الکوثر، ج١، ص٨٠ـ٨١، و ص٨٨، مرویات الصحابة رضیاللّه عنهم فی الحوض و الکوثر کے عنوان سے
موفق بن احمد اخطب خوارزم، المناقب، ج١، ص٢٩۴؛ احمد بن عبداللّه طبری، ذخائرالعقبی فی مناقب ذویالقربی، ج١، ص٨٦
ابن بابویه، کتاب الخصال، ج٢، ص۵۵٩ـ۵٦٠؛ احمد بن عبداللّه ابونعیم اصفهانی، حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ج١٠، ص٢١١
ابن حنبل، مسندالامام احمدبن حنبل، ج۵، ص١٨٢؛ محمد بن عبداللّه حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین، ج٣، ص١٠٩؛ علی بن ابوبکر هیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج١، ص١٧٠، وج ٩، صص١٦٣ـ١٦۵؛ مجلسی، بحارالانوار، ج٢٣، ص١٣۴ـ١٣٦
محمد بن عبداللّه حاکم نیشابوری، المستدرک علیالصحیحین، ج٣، ص١٣٦؛ ابن عبدالبرّ، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ج٣، ص١٠٩٠
احمد بن عبداللّه طبری، ذخائرالعقبی فی مناقب ذویالقربی، ج١، ص٩١
مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ج٧، ص۶۵ـ۶۹
علی بن عیسی بهاءالدین اربلی، کشف الغمة فی معرفةالائمة، ج٣، ص۴٩؛ مجلسی، بحارالانوار، ج٨، ص١٩،

ص۳۴

مآخذ

ابن بابویه، الاعتقادات، چاپ عصام عبد السید، قم ۱۳۷۱ش

همو، کتاب الخصال، چاپ علی اکبر غفاری، قم ۱۳۶۲ش

ابن حنبل، مسندالامام احمد بن حنبل، بیروت: دار صادر، (بی تا.)

ابن عبدالبرّ، الاستیعاب فی معرفه الاصحاب، چاپ علی محمد بجاوی، بیروت ۱۹۹۲/۱۴۱۲

حسین بن علی ابو الفتوح رازی، تفسیر روح الجِنان و روح الجَنان، چاپ ابوالحسن شعرانی و علی اکبر غفاری، تهران ۱۳۸۲ـ۱۳۸۷

احمد بن عبداللّه ابو نعیم اصفهانی، حلیه الاولیاء و طبقات الاصفیاء، چاپ محمدامین خانجی، بیروت ۱۹۶۷/۱۳۸۷

موفقبن احمد اخطب خوارزم، المناقب، چاپ مالک محمودی، قم ۱۴۱۴

محمد حسین بن خلف برهان، برهان قاطع، چاپ محمد معین، تهران ۱۳۶۱ش

بَقی بن مَخلد، ماروی فی الحوض و الکوثر، در مرویات الصحابه رضی اللّه عنهم فی الحوض و الکوثر، چاپ عبدالقادر صوفی، مدینه: مکتبه العلوم و الحکم، ۱۴۱۳

علی بن عیسی بهاءالدین اربلی، کشف الغمه فی معرفه الائمه، بیروت ۱۹۸۵/۱۴۰۵

محمد بن عبداللّه حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین، چاپ یوسف عبد الرحمان مرعشلی، بیروت ۱۴۰۶

محمد بن محمد زَبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس، چاپ علی شیری، بیروت ۱۹۹۴/۱۴۱۴

محمود بن عمر زمخشری، اساس البلاغه، چاپ عبد الرحیم محمود، بیروت (بیتا)

عبد الرحمان بن ابی بکر سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیرالنذیر، بیروت ۱۴۰۱

همو، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، چاپ نجدت نجیب، بیروت ۲۰۰۱/۱۴۲۱

عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری، منتهی الارب فی لغه العرب، چاپ سنگی تهران ۱۲۹۷ـ۱۲۹۸، چاپ افست ۱۳۷۷

احمد بن عبداللّه طبری، ذخائرالعقبی فی مناقب ذوی القربی، قاهره ۱۳۵۶، چاپ افست بیروت (بیتا.)

محمد بن محمد غزالی، احیاء علوم الدین، چاپ محمد محمد تامر، قاهره ۲۰۰۴

محمد بن شاه مرتضی فیض کاشانی، تفسیر الصافی، بیروت ۱۹۸۲/۱۴۰۲

محمد بن احمد قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، بیروت ۱۹۸۵/۱۴۰۵

مجلسی، بحار الانوار

مسلمبن حجاج، الجامع الصحیح، بیروت: دارالفکر، (بی تا)

محمد عبد الرووف بن تاج العارفین مُناوی، فیض القدیر: شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، چاپ احمد عبد السلام، بیروت ۱۹۹۴/۱۴۱۵

احمد بن محمد میبدی، کشف الاسرار و عده الابرار، چاپ علی اصغر حکمت، تهران ۱۳۶۱ش

یحیی بن شرف نووی، صحیح مسلم بشرح النووی، بیروت ۱۹۸۷/۱۴۰۷

احمد بن عبد الوهاب نویری، نهایه الارب فی فنون الادب، قاهره (۱۹۲۳) ـ۱۹۹۰

علی بن ابوبکر هیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، بیروت ۱۹۸۸/۱۴۰۸